جہاد قرآن اور بائبل کی روشنی میں

تہذیب: محمد یٰسین عابد علی پور چٹھہ

غیر مسلموں بالخصوص مسیحی دنیا کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے۔ کچھ عرصہ سے غیر مسلم مشاہیر کی طرف سے بھی یہی اعتراض سننے میں آیا ہے بالخصوص مسیحی دنیا کے موجودہ پیشوا جناب پوپ بینی ڈکٹ صاحب نے ۱۲/ستمبر ۲۰۰۶ء کو جرمنی کی یونیورسٹی آف ریجنز برگ میں لیکچر دیتے ہوئے بازنطینی مسیحی بادشاہ عمانوایل دوم پیلیو لوگس سے منسوب کر کے اسی غیر حقیقی اعتراض کا اعادہ کیا ہے۔

قرآنی تعلیمات

دین الٰہی اسلام سلامتی اور امن کا دین ہے، اسلام کے لغوی معنی بھی یہی ہیں، قرآن پاک واضح طور پر فرماتا ہے کہ:

"لَاۤ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ"

دین میں زبردستی نہیں ہے، ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے"۔(۱)

معترضین کا کہنا ہے کہ یہ ابتدائی دور کی سورتوں میں سے ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی طاقت سے محروم اور خطرے کی زد میں تھے جواباً عرض ہے کہ معترضین یا تو قرآنی ترتیب نزولی سے بے خبر ہیں یا پھر دیدہ و دانستہ عوام الناس کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں دو طرح کی سورتیں ہیں (۱) مکی سورتیں (۲) مدنی سورتیں، جو سورتیں ہجرت سے قبل نازل ہوئیں مکی سورتیں کہلاتی ہیں اور جو بعد از ہجرت نازل ہوئیں مدنی سورتیں کہلاتی ہیں، قرآن شریف میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں جن میں سے صرف ۲۷ سورتیں مدنی ہیں جبکہ ۸۷ سورتیں مکی ہیں۔ مندرجہ بالا آیۃ کریمہ سورۃ بقرۃ کی ہے۔ سورۃ البقرۃ بالاتفاق مدنی سورت ہے۔ اس کے ۴۰ رکوع اور ۲۸۶ آیات ہیں، یہ سورت پہلے سے تیسرے پارے تک پھیلی ہوئی ہے، یہ قرآن حکیم کی سب سے طویل سورت ہے اور اس کا عرصہ نزول بھی قرآن عزیز کی جملہ سورتوں سے زیادہ ہے۔ سورۃ بقرۃ کی مندرجہ بالا آیۃ مقدسہ

کے نزول سے قبل ہی مسلمان عسکری قوت حاصل کر چکے تھے، کاش معترضین نے اگر پورے قرآن کا نہیں کم از کم سورۃ بقرۃ کا ہی بغور مطالعہ کر لیا ہوتا تو اعتراض خود بخود درفع ہو جاتا، کیونکہ مندرجہ بالا آیت شریفہ کے نزول سے قبل مسلمانوں اور کافروں کے درمیان کئی خونی معرکے ہو چکے تھے، تبھی تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿(۲)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں تم انہیں مرے ہوئے نہ کہا کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔

مندرجہ بالا آیت جمیلہ سے قبل نازل ہونے والی یہ آیت مجیدہ ماضی میں ہوئے خونی معرکہ حق و باطل کی خبر دیتی ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ﴿(۳)

اے ایمان والوتم پر قاتل کو قتل کر دینا (قصاص) فرض کر دیا گیا ہے، پس آزاد کے بدلے آزاد (یعنی قاتل آزاد آدمی ہو تو اسی آزاد کو قتل کیا جائے گا) اور غلام کے بدلے غلام (یعنی اگر کسی غلام نے کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دیا تو اسی قاتل غلام کو قصاص قتل کیا جائے گا) اور عورت کے بدلے عورت (یعنی اگر عورت کسی عورت کو قتل کرے تو اسی عورت کو قتل کیا جائے) (البقرہ۲: ۱۷)

مزید فرمایا:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (۴)

قاتل کو قتل کر دینے (قصاص) میں تمہاری زندگی ہے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ

لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ (۵)

اور جو لوگ تم سے قتال کرتے ہیں تم بھی اللہ راہ میں انہیں قتل کرو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

پھر فرمایا:

فَاِنۡ قٰتَلُوۡکُمۡ فَاقۡتُلُوۡهُمۡ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ (۶)

اگر وہ تمہیں قتل کریں تو تم ان کو قتل کرڈالو، کافروں کی یہی سزا ہے۔

مذکورہ آیات مقدسہ سے خوب ثابت ہے کہ آیت

لَآ اِکۡرَاهَ فِی الدِّیۡنِ (۷)

کے نزول سے قبل مسلمان عسکری قوت سے ایسے مالا مال تھے کہ دشمن کا منہ توڑ جواب دے سکتے تھے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اسلام نے ہمیشہ ہی اپنے دفاع میں تلوار اٹھائی ہے، ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال بھی تھپڑ کے لئے حملہ آور کے سامنے پیش کرنے کا حکم دینے والا غیر انسانی وغیر فطری قانون (متی ۵:۳۹) نہ صرف ناقابل عمل ہے بلکہ موسوی تعلیم (خروج ۲۱:۲۳-۲۴) کے بھی سراسر خلاف ہے، جبکہ اسلامی تعلیم موسوی تعلیم کے مماثل ہے (۸) چنانچہ فرمایا:

﴿کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ﴾ تم پر جہاد فرض کردیا گیا ہے(۹)

مزید فرمایا ﴿وَقَاتِلُوۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ﴾ اللہ کی راہ میں جہاد کرو" (۱۰)

قرآن عزیز کی جہاد سے متعلق مندرجہ بالا جملہ آیات جلیلہ

"لَآ اِکۡرَاهَ فِی الدِّیۡنِ" "دین میں زبردستی نہیں ہے" (۱۱)

کے نزول سے قبل نازل ہو چکی تھیں اندریں حالات معترضین کا یہ کہنا "یہ ابتدائی دور کی سورتوں میں سے ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی طاقت سے محروم اور خطرے کی زد میں تھے کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ اب ہم معترضین سے پوچھتے ہیں کہ قتال کی پوری پوری دندان شکن قوت میسر ہونے کے باوجود بھی اسلام کا یہ حکم کہ "دین میں زبردستی نہیں ہے ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو

چکی ہے'' (۱۲) کس قدر امن پسندی آشتی اور سلامتی کا درس ہے؟ اس کے باوجود محض حسد اور جلا پے کی وجہ سے میڈیا کے تمام تر ذرائع کو جہاد اسلامی کے خلاف غلط پروپیگنڈا کے لئے وقف کر دیا گیا۔

القرآن ۸/۷۲ کے تحت عاصم نعمانی صاحب اسلامی جہاد کی وضاحت میں فرماتے ہیں ''اس مجاہدے کا اولین ہدف آدمی کا اپنا نفس امارہ ہے جو آدمی کو ایمان و اطاعت کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرتا رہتا ہے، اس کے بعد جہاد کا وسیع تر میدان پوری دنیا ہے جس میں کام کرنے والی تمام بغاوت کیش۔ بغاوت انگیز طاقتوں کے خلاف دل اور دماغ جسم اور مال کی ساری قوتوں کے ساتھ سعی و جہد کرنا وہ حق جہاد ہے جسے ادا کرنے کا مطالبہ اہل ایمان سے کیا گیا ہے (۱۳) ہم حیران ہیں کہ معترضین کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کیوں نظر نہیں آتا کہ ''اور جو یہودی یا نصرانی خود اسلام قبول کر لے اور اسلام کو اپنا دین بنا لے، وہ مومنوں میں سمجھا جائے گا اور مومنوں والے حقوق پائے گا اور جو شخص یہودی یا نصرانی ہی رہنا چاہے تو اسے اس کی نصرانیت یا یہودیت سے پھیرا نہ جائے'' (۱۴) حدیث شریف میں ہے ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا تو اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی''۔ (۱۵)

اسلامی دنیا کے خلیفہ اول حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابوسفیانؓ کو لشکر دے کر شام کی طرف بھیجا تو سوار یزیدؓ کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے ہوئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے واضح نصیحت فرمائی ''میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، آبادیاں برباد نہ کرنا، کسی بکری و اونٹ کی کونچیں نہ کاٹنا مگر کھانے کے لئے، کھجور کے درختوں کو نہ جلانا اور نہ انہیں ڈبونا خیانت نہ کرنا اور بزدلی نہ دکھانا۔ (۱۶) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ کو جہاد کے لئے روانہ کرتے وقت نصیحت فرمائی کہ ''لوگو! ٹھہرو میں تمہیں دس باتوں کی نصیحت کرتا ہوں، ان کو یاد رکھنا، خیانت نہ کرنا، مال نہ چھپانا، بے وفائی سے بچنا، کسی کے اعضا نہ کاٹنا بوڑھوں بچوں اور

عورتوں کو قتل نہ کرنا، کھجوروں اور پھل لانے والے درختوں کو نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے جانوروں کو ذبح نہ کرنا، تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو تارک الدنیا ہو کر خانقاہوں میں عبادت کے لئے بیٹھتے ہیں، ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا (۱۷) خلیفہ دوم امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل فرمان عالی شان قابل غور ہے۔ ''یہ وہ امان ہے جو اللہ کے بندے عمر امیر المومنین نے ایلیاہ والوں کو دیا ہے، ان کی جانیں محفوظ رہیں گی ان کے عبادت خانے بھی اور صلیبیں بھی خواہ وہ اچھی حالت میں ہوں یا بری حالت میں اور پوری قوم کیلئے۔ ان کے عبادت خانوں کو نہ صلیبوں کو، نہ ان کے کسی مال کو اور نہ ان کی اپنے دین پر چلنے میں کوئی مزاحمت کی جائے اور نہ کسی قسم کی مضرت پہنچائی جائے'' (۱۸)

مندرجہ بالا اسلامی احکامات کے باوجود بھی دین اسلام پر جھوٹے اعتراضات کرنے والوں کو انجیل شریف کا یہ فیصلہ قطعاً نہیں بھولنا چاہئے کہ ''سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا'' (۱۹) کیونکہ 'جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے'' (۲۰)

بائبل مقدس اور جہاد

جہاد برائی اور گناہ کے خلاف جدوجہد کا نام ہے، بائبل مقدس کے مطابق جس کی ابتدا خدا نے آدم وحوا علیہما السلام کو عدن (جنت) سے باہر نکال کر زندگی کے درخت کی راہ میں کروبیوں کے ہمراہ چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار رکھ کر کی (پیدائش ۳:۲۴) پھر نوح علیہ السلام کے وقت کشتی والوں کے سوا تمام انسانوں بلکہ جمیع حیوانات کو موت کے گھاٹ اتار دیا (۲۱) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سعار کے بادشاہ امرافل اور الاسر کے بادشاہ اریوک اور عیلام کے بادشاہ کدرلاعمر اور جوئیم کے بادشاہ تدعال کے خلاف زبردست قتال کئے (۲۲) چونکہ خدا کو یعقوب علیہ السلام سے محبت جبکہ عیسو سے نفرت تھی (۲۳) چنانچہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے جڑواں بھائی عیسو سے شکم مادر میں ہی مزاحمت شروع کر دی تھی اور ولادت کے وقت بھی یعقوب علیہ السلام نے عیسو کو اس کی ایڑی سے دبوچ رکھا تھا (۲۴) مابعد کی صدیوں تک بنی عیسو یعنی ادومیوں اور بنی اسرائیل کے درمیان جہاد وقتال ہوتا رہا (۲۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک ظالم مصری کو قتل کر دیا (۲۶) اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے کہنے کے موافق یہ بھی کیا کہ مصریوں سے سونے چاندی کے زیور اور کپڑے مانگ لئے اور خداوند نے ان لوگوں کو مصریوں کی نگاہ میں ایسی عزت بخشی کہ جو کچھ انہوں نے مانگا انہوں نے دے دیا، سو انہوں نے مصریوں کو لوٹ لیا (۲۷) بنی اسرائیل مصریوں کو لوٹ کر بحر قلزم کو عبور کر گئے، بائبل بڑے فخر سے کہتی ہے کہ ''راستکاروں نے شریروں کو لوٹا'' (حکمت ۱۰:۲۰) بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کے خلاف ایسا خون آشام جہاد کیا کہ ایک ہی دن میں تین ہزار انسانوں کی گردنیں اڑائی گئیں (۲۸) اسلامی جہاد کی تاریخ میں اتنے بڑے قتل عام کی کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔

مصر سے ہجرت سے قبل ہی بنی اسرائیل کا پروگرام تھا کہ انھیں فلسطینیوں ادومیوں موآبیوں اور کنعانیوں سے قتال کرنا ہے (۲۹) چنانچہ استثنا ۲۰:۱۰۔۱۷ میں اجنبی شہروں پر از خود حملہ آور ہو کر قتل و غارت گری کرنے مال غنیمت لوٹنے اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لینے کا حکم ہے، یہ حکم دیگر اقوام سے جنگ کے لئے جبکہ سات قوموں (۱) حتی (۲) جرجاسی (۳) اموری (۴) کنعانی (۵) فرزی (۶) حوی (۷) یبوسیوں کے لئے یہ حکم تھا کہ تمام مرد و زن بچے بوڑھے جوان اور ان کے سبھی جانوروں کو بھی قتل کر دیا جائے، مذکورہ ساتوں قوموں میں سے ہر قوم تعداد میں بنی اسرائیل سے بڑی تھی (خروج ۲۳:۲۳ و ۳۴:۱۰ و گنتی ۳۳:۵۱ استثنا ۷:۱۔۵) بنی اسرائیل کی اپنی تعداد تیس لاکھ افراد تھی (قاموس الکتاب صفحہ ۴۹ و خروج ۱۲:۳۷ گنتی ۱:۴۶) اس قوم نے اپنے سے زیادہ بری بڑی سات قوموں اور ان کے جانوروں اور مال اسباب کو بالکل نیست و نابود کر دیا، ایک عاقل سمجھ سکتا ہے کہ کتنی بڑی خونریزی اور بربریت کا مظاہرہ کیا گیا بائبل کے خدا نے خود بنی اسرائیل کے چوبیس ہزار مشرکوں اور زانیوں کو وبا سے مار دیا۔ (۳۰)

اہل مدین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے محسن سسرال تھے، مصر سے ہجرت کر کے جب موسیٰ علیہ السلام مدین پہنچے تو باشندگان مدین نے آپ کو ایک طویل مدت تک پناہ دی اور مدین کے کاہن نے اپنی بیٹی صفورہ سے آپ کا نکاح کر دیا (۳۱) لیکن گنتی باب ۳۱ کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کے

فرمان پر اہل مدین کو قتل کیا گیا جبکہ عورتوں بچوں اور جانوروں پر قبضہ جمالیا گیا تو موسیٰ ناراض ہو گئے کہ بچوں اور عورتوں کو کیوں زندہ رہنے دیا؟ چنانچہ بچوں اور شادی شدہ عورتوں کو قتل کر دیا گیا اور کنواریوں کو زندہ رہنے دیا، کنواریوں کے بھلے نصیب کہ بچ گئیں کیونکہ انہوں نے شادی کا جرم نہیں کیا تھا اور مقتول عورتوں کا قصور یہ تھا کہ وہ شادی شدہ کیوں تھیں یا للعجب، اور مال غنیمت میں ۳۲ ہزار کنواریاں ۶ لاکھ ۷۵ ہزار بکریاں ۷۲ ہزار بیل ۶۱ ہزار گدھے اور ان گنت سامان تھا تو مقتولین کا اندازہ قارئین خود لگالیں۔

عبرانیوں ۱۱:۳۲ کے مطابق سمسون نبی تھا اس نبی نے مردہ گدھے کے جبڑے کی ہڈی سے ایک ہزار فلسطینی قتل کر دیئے (۳۲) حضرت داؤد علیہ السلام نے خدائے بائبل کی رضا سے (۳۳) بہت سے ملکوں کو نیست و نابود کیا مال غنیمت لوٹا اور زہرہ گداز قتل عام کیا (۳۴) یاد رکھیے کہ خدا کو ظالموں سے نفرت ہے (۳۵) لیکن خدا داؤدؑ کے جہاد کی تعریف کرتا ہے (۳۶) یعنی داؤد کا جہاد کسی پر ظلم نہ تھا۔

بنی اسرائیل کی مصر سے ہجرت کے دوران رفیدیمؔ کے مقام پر بنی اسرائیل کی عمالیقیوں سے جنگ ہوگئی تو یشوع بن نون کی سرکردگی میں بنی اسرائیل نے عمالیقیوں کو تلوار کی دھار سے شکست دی (۳۷) تب سے خدائے بائبل نے عمالیقیوں کو نیست و نابود کر دینے کی ٹھانی (۳۸) لہٰذا ساؤل بادشاہ کے زمانہ میں خدائے بائبل نے عمالیقیوں سے چار سو سال پرانا بدلہ لینے کے لئے ساؤل بادشاہ کو حکم دیا کہ "مجھے اس کا خیال ہے کہ عمالیق نے اسرائیل سے کیا کیا اور جب یہ مصر سے نکل آئے تو وہ راہ میں ان کا مخالف ہو کر آیا، سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور جو کچھ ان کا ہے سب کو بالکل نابود کر دے اور ان پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت، ننھے بچے اور شیر خوار، گائے بیل اور بھیڑ بکریاں، اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال۔ (۳۹) غور فرمائیں کہ چار سو سال پرانے فوت شدگان سے دشمنی کا بدلہ ان کی اولادوں کو قتل کر کے لینا اور ننھے ننھے شیر خواروں اور حیوانات و بہائم کو بھی قتل کر دینا صریحاً غیر انسانی فعل ہے۔ جنگ میں ساؤل نے عمالیقی بادشاہ اجاج کو "اور اچھی اچھی بھیڑ بکریوں، گائے بیلوں اور موٹے موٹے بچوں اور بروں کو اور جو کچھ اچھا تھا اسے زندہ رکھا" (۴۰) لیکن خدائے بائبل ساؤل کے اس فعل سے سخت ناراض ہوا اور جانوروں کو قتل نہ کرنے کی وجہ سے خدائے بائبل ساؤل کو بادشاہ بنانے پر ملول ہوا اور پچھتایا۔ (۴۱)

اب عمالیقیوں کی اعلیٰ ظرفی اور بڑے پن کا مشاہدہ کریں کہ اتنی بڑی خونریزی اور بربریت سہنے کے بعد بھی جب عمالیقیوں نے اسرائیلوں کے جنوبی علاقہ جات اور صقلاج کو فتح کر لیا تو بنی اسرائیل کے ایک آدمی کو بھی قتل نہیں کیا بلکہ ''عورتوں کو اور جتنے چھوٹے بڑے وہاں تھے سب کو اسیر کر لیا'' (۴۲) بعد میں داؤد علیہ السلام نے سب کو چھڑا لیا'' اور ان کی کوئی چیز گم نہ ہوئی نہ چھوٹی نہ بڑی نہ لڑکے نہ لڑکیاں نہ لوٹ کا مال نہ اور کوئی چیز (۴۳) اس سے عمالیقیوں کی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت ملتا ہے۔

پادری ایف۔ ایس خیر اللہ صاحب بتاتے ہیں۔ ''ہر کانس نے مکابیوں کے زمانے میں ادومیوں کو تسخیر کر کے یہودی مذاہب قبول کرنے پر مجبور کیا'' (۴۴) یعنی زبردستی اور تشدد سے مذہب پھیلانا اہل کتاب کا وطیرہ ہے۔ ایلیاہ نبی نے ۴۵۰ مشرکوں کو ذبح کر دیا (۴۵) بچھڑے کی پوجا کرنے والے تین ہزار قتل کیے گئے (۴۶) اسرائیلی جہادوں کے مزید مطالعہ کے لئے دیکھیے (۴۷)

مسیحی قتال

یسوع المسیح نے خود بھی تلواریں خریدنے کا حکم دیا (۴۸) اور مخالفین کے گلے میں چکی کا پاٹ ڈال کر دریا میں ڈبو دینے کا حکم دیا (۴۹) اور ہیکل میں بھیڑیں کبوتر اور بیل بیچنے والوں اور صرافوں کے خلاف کوڑے سے جہاد کیا (۵۰) آمد ثانی پر بھی مسیح دجال کو قتل کریں گے (۵۱) پولس رسول نے جہاد کرنے والے انبیاء علیہم السلام کی شاندار الفاظ میں یوں تعریف کی۔ ''اتنی فرصت کہاں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور افتاہ اور داؤ اور سموئیل اور اور نبیوں کا احوال بیان کروں؟ انہوں نے ایمان ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلوب کیا، راستبازوں کے کام کیے، وعدہ کی وہ چیزوں کو حاصل کیا شیروں کے منہ بند کیے، آگ کی تیزی کو بجھایا تلوار کی دھار سے بچ نکلے کمزوری میں زور آور ہوئے، لڑائی میں بہادر بنے، غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا، عورتوں نے اپنے مردوں کو پھر زندہ پایا بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تا کہ ان کو بہتر قیامت نصیب ہو''

(۵۲) مقدس پولس رسول کے ایسے واضح موقف کو جانتے بوجھتے جہاد کی مخالفت دراصل سینٹ پال کی سرعام مخالفت ہے۔

ہم حیران ہیں کہ اپنے دفاع کے لئے گئے اسلامی جہاد پر نقطہ چینی کرنے والے مسیحیوں کو صلیبی جنگیں اور ہیروشیما ناگاسا کی افغانستان عراق بوسنیا اور کسوو میں بے گناہ نہتے مسلمانوں کے خون سے مسیحی ڈریکولوں کی ہولی کیوں نظر نہیں آتی؟ صلیبی جنگوں میں مسیحی ظلم و بربریت کے متعلق انصاف پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پادری ایف۔ ایس خیر اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ''اب یروشلیم کے لئے ایک قابل رحم اور افسوس ناک دور شروع ہوتا ہے ۱۰۹۹ء میں ۷ جون کو صلیبی مجاہدین کی فوج نے شہر کیسامنے ڈیرے ڈالے اور ۱۴ اجولائی کو شہر پر قبضہ کر لیا۔ ان نام نہاد صلیبی سرداروں نے اس قدر قتل و غارت کا بازار گرم کیا کہ اسلامی دنیا نہ تو اسے بھلا سکے گی۔ پھر ۸۰ سال تک کسی نے یروشلیم پر حملہ نہ کیا۔ شریف النفس صلاح الدین نے مسیحی مجاہدین کو حطین کے سینگ پر شکست دینے کے بعد ۲۰ ستمبر ۱۱۸۷ء کو شہر کے سامنے ڈیرے ڈالے اور ۱۲ اکتوبر کو اسے سر کر لیا اس نے اپنی فوج کو سختی سے حکم دیا کہ وہ ایک صدی پیشتر صلیبی مجاہدین کی طرح قتل و غارت نہ کریں۔ اور یوں اس رحمدلانہ سلوک سے اس نے مسیحیوں کو شرم دلائی'' (۵۳)

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق پادری ایف۔ ایس خیر اللہ کے مندرجہ بالا تاثرات پر اور امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ بلافصل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ بالا فرامین پر غور کر کے معترضین کو بھی اسلامی دنیا سے اپنے رویہ پر شرم آنی چاہیے۔ اور سوچنا چاہئے کہ میڈیا پر دین فطرت اسلام کے خلاف جتنا شور مچایا جا رہا ہے اسلام اتنا ہی اور بھی زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ امریکہ برطانیہ اور دیگر یورپین ممالک میں کس کی تلوار سے اسلام پھیل رہا ہے؟ انڈونیشیاء میں کبھی اسلامی فوج داخل ہی نہیں ہوئی، وہاں ۲۰ کروڑ مسلمان ہیں، ملائیشیاء میں ۵۰ فی صد مسلمان ہیں وہاں کون سی تلوار کام کر گئی؟ جنوبی افریقہ مسلمانوں سے بھرا پڑا ہے وہاں تلوار لے کر کون گیا تھا؟ ایک سروے کے

مطابق ۱۹۳۴ء سے لے کر ۱۹۸۴ء تک اسلام تمام مذاہب سے زیادہ پھیلا ہے اس دوران اسلامی تلواروں کی جھنکار اور توپوں کی گھن گرج کس نے سنی؟ اسلام قبول کرنے والوں میں ۶۳ فی صد عورتیں ہیں۔ یعنی اسلام عورتوں کو تمام مذاہب سے زیادہ عزت اور تحفظ دیتا ہے تبھی تو نو مسلموں میں عورتوں کی اکثریت ہے۔

خطہ عرب میں ایک کروڑ چالیس ہزار غیر مسلموں کی موجودگی اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں تبلیغ سے پھیلا ہے۔ اسپین پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی جہاں آج ایک اسپینی مسلم اذان دینے والا بھی موجود نہیں، اسپین میں اسلامی تلواروں کو کیا ہو گیا تھا؟ ہندوستان پر مسلمان نے ایک ہزار سال تک حکومت کی لیکن آج بھی پاک و ہند میں غیر مسلموں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے، ہر قسم کی قوت میسر ہونے کے باوجود مسلمان حکمران اپنی بیگمات کے مقبرے ہی بنواتے رہے لیکن کسی نے اسلام پھیلانے کے لئے تلوار دکھائی تک نہیں۔ بھارت میں آج بھی مسلمانوں پر جبر تشدد کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں لیکن اسلام وہاں بھی تیزی سے پھیل رہا ہے، وہاں کونسی تلوار کام کر رہی ہے؟ لیکن ٹھہریئے۔ ہمارے پاس ایک تلوار ہے جو اسلام پھیلا رہی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ وحسن اخلاق کی تلوار۔ سلامتی آشتی و امن کی تلوار۔ ہاں ہاں صبر و استقامت و مساوات اور اصلاح معاشرہ کی تلوار، انسداد جرم اور صلہ رحمی کی تلوار جو انسانیت کے قلوب واذہان پر راج کرتی ہے، یہی وہ نا قابل تسخیر تلوار ہے جو چودہ صدیوں سے انسانیت کو اسلام کے قریب سے قریب تر کرتی جا رہی ہے بلکہ روز بروز اس کام میں تیزی آرہی ہے، اور کیوں نہ ہو؟ یہ تو اللہ کا وعدہ ہے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

اے محبوب! آپ کا آنے والا ہر وقت پہلے سے بہتر آتا جائے گا اور آپ کے رب کی عطائیں آپ پر اتنی زیادہ ہوں گی کہ آپ

خوش ہو جائیں گے۔

سورہ والضحیٰ نے یہ سمجھا دیا اسلام دن بدن بڑھتا جائے گا

حواشی وحوالہ جات

۱ سورۃ البقرۃ،/۲۵۶

۲ سورۃ البقرۃ،/۱۵۴

۳ سورۃ البقرۃ،/۵۷

۴ سورۃ البقرۃ،/۱۷۹

۵ سورۃ البقرۃ/۱۹۱

۶ سورۃ البقرۃ/۱۹۱

۷ سورۃ البقرۃ/۲۵۶

۸ المزمل ۷۳:۱۵

۹ سورۃ البقرہ/۲۱۲

۱۰ سورۃ البقرہ/۲۴۴

۱۱ سورۃ البقرہ/۲۵۶

۱۲ سورۃ البقرۃ/۲۵۶

۱۳ قرآن نمبر۔ سیارہ ڈائجسٹ جلد ۳ صفحہ ۶۳ تا ۶۳۴

۱۴ ابن ہشام ۲۵۱/۴

۱۵ موطا امام مالک، کتاب الجہاد باب ۳ حدیث ۴۵۲ و صحیح البخاری ۳۰۱۵ و صحیح مسلم ۴۵۲۲

۱۶ موطا امام مالک، کتاب الجہاد باب ۳ حدیث ۵۱۸

۱۷ تاریخ اسلام صاحبزادہ عبدالرسول۔ ایم اے۔ حصہ دوم۔ صفحہ ۱۰۵

۱۸ تاریخ طبری۔ جلد ۴ صفحہ ۱۵۹ بحوالہ "بائبل سے قرآن تک" جلد ۳ باب ۶ صفحہ ۱۲۴۸

۱۹ مکاشفہ ۲۱:۸

۲۰ امثال ۱۲:۲۲

۲۱ پیدائش ۷:۱ تا ۸:۱۹

۲۲ پیدائش ۱۴:۱۔۱۷

۲۳ ملاکی ۱:۲۔۳ و رومیوں ۹:۱۳

۲۴ پیدائش ۲۵:۲۲۔۲۶

۲۵ گنتی ۲۰:۱۴۔۲۱ و ا۔ سموئیل ۱۴:۴۷ و ۲ سموئیل ۸:۱۴ و ا۔ سلاطین ۱۱:۱۵۔۱۶ و زبور ۱۳۷:۷ و حزقی ایل ۲۵:۱۲۔۱۴ و عاموس ۱:۱۱ و عبدیاہ ۱:۱۔۱۲

۲۶	خروج ۲:۱۱_۱۲	۲۷	خروج ۱۲:۳۵_۳۶
۲۸	خروج ۳۲:۲۵_۲۸	۲۹	خروج ۱۵:۱۴_۱۵
۳۰	گنتی ۲۵:۱_۸	۳۱	خروج ۲:۱۵_۲۲
۳۲	قضاۃ ۱۵:۱۵	۳۳	زبور ۱۸:۲_۲۴
۳۴	سموئیل ۲۷:۸_۹، ۲سموئیل ۸:۲_۳و۱۰:۱۸او۱۲:۲۹_۳۱		
۳۵	۱،یوحنا ۳:۸اور مکاشفہ ۲۱:۸	۳۶	۱۔ سلاطین ۱۴:۸ و عبرانیوں ۱۱:۳۲_۳۵
۳۷	خروج ۱۷:۸_۱۳	۳۸	خروج ۱۷:۱۴، وگنتی ۲۴:۲۰ و استثنا ۲۵:۱۹او۱۔سموئیل ۳۰:۱۔۱۷او۲سموئیل ۸:۱۲
۳۹	۱،سموئیل ۱۵:۲_۳	۴۰	۱،سموئیل ۱۵:۸_۹
۴۱	۱۔سموئیل ۱۵:۳۵ کیتھولک بائبل	۴۲	۱۔سموئیل ۳۰:۱_۶
۴۳	۱۔سموئیل ۳۰:۱۷_۲۰	۴۴	قاموس الکتاب صفحہ ۳۸ کالم نمبر ۲
۴۵	۱۔سلاطین ۱۸:۲۲_۴۰	۴۶	خروج ۳۲:۲۵_۲۸
۴۷	پیدائش ۱۴:۱۴_۱۸ یشوع باب ۱_۱۲او۱۔سلاطین ۱۸:۲۲و۴۰و۱۹:۱و۱۳:۱_۲و۲سلاطین ۲:۲۴و۱۔سلاطین ۱۵:۱۱_۱۳۔		
۴۸	لوقا ۲۲:۶۳	۴۹	متی ۱۸:۶ومرقس ۸:۴۱ولوقا ۱۷:۲
۵۰	یوحنا ۲:۱۴_۱۷	۵۱	۲ تھسلینیکیوں ۲:۸مکاشفہ ۱۹:۱۱تا۱۲
۵۲	عبرانیوں ۱۱:۳۲_۳۵	۵۳	قاموس الکتاب صفحہ ۱۱۱۷ کالم ۲